بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرنے کے بعد سوال و جواب

پوسٹ نمبر 7

یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاخرۃ (ابراھیم:72)

"اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس قولِ ثابت پر دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے"

اس آیت کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

"یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے"۔

(عن براء بن عازب، بخاری، کتاب الجنائز، بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ)

الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

"قبر میں مسلم سے جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، لہذا اس قول ثابت سے مراد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھے گا"۔

(عن براء بن عازب، بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب: يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ)

سوال و جواب کے بارے میں مزید حدیث:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ . . . حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ"

"انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کہ بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی رخصت ہو جاتے ہیں یہاں تک وہ سنتا ہے ان کے جوتوں کی چاپ کہ دو فرشتے اس کے پاس آتے اسے بٹھا کر کہتے ہیں: تو کیا کہتا ہے اس شخص محمد (ﷺ) کے بارے میں، تو وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ تو اپنے جہنم کے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ نے تیرے لئے اسے بدل دیا ہے جنت کے ٹھکانے سے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: پھر وہ ان دونوں کو دیکھے گا۔ اور کافر یا منافق کہے گا: میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا تھا جو

لوگ کہتے تھے، تو کہا جائے گا نہ تو جانا اور نہ ہی تو نے سمجھا، پھر لوہے کے ہتھوڑے سے اس کے کانوں کے درمیان مارا جائے گا تو وہ چیخ مارے گا اور اس کی چیخ کو جن اور انسان کے علاوہ قریب کی ساری چیزیں سنتی ہیں"۔

(عن انسؓ بخاری، کتاب الجنائز، بابٌ: المَیِّتُ یَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ)

(نوٹ اس کے علاوہ منہال کی بیان کردہ براء بن عازبؓ سے منسوب روایت کو ہم بنیاد نہیں بنا رہے کیونکہ وہ ضعیف اور خلاف قرآن وحدیث ہے)

پیش کردہ صحیح احادیث کا خلاصہ یہ کہ

• بندہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے۔

• محمد ﷺ کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ ایمان کے بارے میں سوال ہوتا ہے۔

اس سے قبل اسماءؓ والی روایت میں یہی ہے کہ یُؤْتٰی اَحَدُکُمْ فَیُقَالُ "تم میں سے ہر ایک کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا۔۔۔"

واضح ہوا کہ سوال وجواب ہر فوت شدہ سے ہوتا ہے، لیکن سوال وجواب کا مقام یہ زمینی قبر نہیں کیونکہ یہ تو ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ثم اماته فاقبره "پھر اس کو موت دی اور قبر دی" (سورہ عبس: 21)

یعنی جس کو موت ملی اس کو قبر ملی۔ تو یہ زمینی قبر تو پوری بدھ مت، ہندو، پارسی، کمیونسٹ اور سوشلسٹ قوموں کو نہیں ملتی۔ یہ زمینی قبر تو قوم نوح علیہ السلام و قوم لوط علیہ السلام کو نہیں ملی، موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ڈوبنے والی قومِ فرعون کو نہیں ملی۔ مدین والوں کو اس ارضی قبر میں نہیں دفن کیا گیا (الاعراف: ۹۱، ھود ۱۱) قوم ھود اس قبر میں نہیں دفن ہوئی (احقاف: ۲۵، ذاریات: ۴۱-۴۲، القمر: ۲۵، الحاقہ: ۷) قومِ ثمود کو یہ قبریں نصیب نہیں ہوئیں (الاعراف: ۷۸، ھود: ۶۷، العنکبوت: ۴۸)۔ نہ جانے کتنی ہی قومیں مٹی کی اس قبر سے محروم رہیں تو کیا اللہ کا حکم ثم اماتہ فاقبرہ ان قوموں پر پورا نہ ہوا؟ ان سے سوال وجواب کہاں ہوتا ہے یا عذاب قبر کہاں دیئے جاتے ہیں۔

یہی بات قرآن کی سورہ انعام کی آیات نمبر 61/62، 93/94 اور سورہ جمعہ کی آیت نمبر 8 میں بیان کی گئی ہے کہ مرتے ہی انسانوں کی روح آسمانوں میں اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچا دی جاتی ہے۔ یہی بات اس سے قبل ابوہریرہؓ کی بیان کردہ حدیث میں ہے کہ ہر وفات پانے والی کے روح کو فرشتے آسمانوں میں اللہ تعالیٰ کے پاس لے جاتے ہیں۔ تو یہ ہے وہ مقام جہاں مرنے کے بعد کے سارے کے سارے انسان لے جائے جاتے ہیں۔

اس حدیث کے الفاظ پر غور فرمائیے

يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ

"تم میں سے ہر ایک کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا"

یعنی مرنے کے بعد سوال وجواب ہر ایک سے ہوں گے، چاہے وہ اس دنیاوی قبر میں دفنایا گیا ہو یا نہ گیا ہو، چاہے اس کا جسم جلا کر راکھ کر دیا جائے یا پرندے و درندے کھا جائیں یا سمندر میں ڈوب کر سڑ گل جائے۔ یہ کوئی دنیاوی مقام نہیں بلکہ جیسا کہ سورہ انعام کی آیت میں فرمایا گیا:

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ

"اور تم تن تنہا پہنچ گئے ہمارے پاس جیسا کہ ہم نے تمکو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، اور جو کچھ ہم نے تمکو عطا کیا تھا وہ سب اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے ہو"

گویا یہ دنیا کے علاوہ کوئی اور مقام ہے۔

ابو داؤد ایک حدیث اس قبل پیش کیا جا چکی ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک فرد نے دوسرے سے کہا کہ اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا تو جن دونوں کی روحیں اللہ تعالیٰ کے پاس گئیں تو اللہ نے ایسا کہنے والے کو جہنم اور جسے کہا گیا تھا اس جنت میں داخل کر دیا۔ گویا یہ سوال وجواب روح ہی سے ہوتے ہیں:

مزید دیکھیں:

اِنَّ رَجُلاً كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلِكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِيلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْءًا غَيْرَ اِنِّي كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) پچھلی قوموں میں ایک شخص کے پاس (موت کا) فرشتہ آیا کہ اس کی روح قبض کرے، پھر (یعنی روح قبض کرنے کے بعد) اس سے سوال کیا کہ اپنی کوئی نیکی تم کو یاد ہے؟ اس نے کہا مجھے تو یاد نہیں۔ اس سے کہا گیا کہ یاد کرو، اس نے کہا مجھے اپنی کوئی نیکی یاد نہیں سوائے اس کے کہ دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کیا کرتا تھا اور لین دین کیا کرتا تھا، جو لوگ خوشحال اور مالدار نہ ہوتے انہیں میں مہلت دیا کرتا تھا اور تنگ دستوں کو معاف کر دیا کرتا تھا، پس اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔"

(بخاری: کتاب الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل)

واضح ہوا کہ سوال وجواب روح سے ہوتے ہیں اور روح قیامت تک کے لئے آسمانوں میں ہے۔ وہ مقام جہاں سوال وجواب ہوتے اور راحت و عذاب قبر ہوتا ہے اسی مقام کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک نے "قبر" کہا۔ عائشہؓ فرماتی ہیں:

إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک (فوت شدہ) یہودی عورت کے پاس سے گذرے اسکے گھر والے اس پر رو رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اسے اسکی قبر میں عذاب دیا جارہا ہے۔“

(عن عائشہؓ، کتاب الجنائز، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُعَذَّبُ المَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ")

إِنَّهُمْ (یہ یہودی لوگ) لَيَبْكُونَ (یقیناً رو رہے ہیں) عَلَيْهَا (اس یہودی عورت پر) وَإِنَّهَا (اور یہ) لَتُعَذَّبُ (یقینا عذاب دی جارہی ہے) فِي قَبْرِهَا (اپنی قبر میں۔

چونکہ یہ سب عالم برزخ میں ہوتا ہے اس لئے اسے اصطلاحاً برزخی قبر کہہ دیتے ہیں۔ مزید کچھ احادیث پیش کی جارہی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کا اشارہ کس طرف تھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے قبل فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ

”میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی“۔

(عن عائشہؓ، بخاری، کتاب المغازی، بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ)

اپنی ازواج سے فرمایا؛

أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا

”تم میں سب سے پہلے مجھے وہ ملے گی جسکے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں (یعنی صدقہ و خیرات کرنے والی زینبؓ)“۔

(عن عائشہؓ، بخاری، کتاب الزکاۃ، بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ)

بتائیے کہ کیا فاطمہ و زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مدینہ والی قبر میں دفن کی گئی ہیں؟ یا وہ جنت (عالم برزخ) میں نبی ﷺ سے ملی ہونگی!

حدیث میں آتا ہے کہ آدم و موسیٰ علیہما السلام میں بحث ہوئی اور اس بحث میں آدم علیہ السلام غالب رہے۔

(عن ابی ہریرۃؓ، بخاری، کتاب تفسیر القرآن، بَابُ قَوْلِهِ: {فَلاَ يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الجَنَّةِ فَتَشْقَى})

بتائیے کہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی اس ارضی قبر میں آئے تھے یا پھر یہ بھی عالم برزخ کا معاملہ ہے؟

اب مزید احادیث دیکھیں، نبی ﷺ کا اپنا عمل واضح کرتا ہے کہ وہ اس زمینی قبر میں عذاب قبر ہرگز نہیں مانتے تھے۔

☆ غزوہ بدر کے موقع پر مارے گئے مشرکین کی لاشوں کو علیحدہ علیحدہ دفن کئے جانے کے بجائے ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا، لیکن امیہ بن خلف کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا لہذا وہ اس میں نہیں ڈالا جا سکا۔

يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ۔"

(عن عبداللہ ؓ، بخاری، کتاب مناقب الانصار، بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ)

☆ ایک شخص ایمان لایا اور کاتب وحی مقرر ہوا، پھر مرتد ہو گیا اسکی موت پر لوگوں نے جب اسے دفن کیا تو زمین نے رات کو اسے باہر پھینک دیا اسی طرح تین دفعہ دفن کئے جانے کے بعد بھی جب زمین نے اسکو باہر پھینک دیا تو اس کے لوگوں نے اسے یونہی پڑا رہنے دیا۔

فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ

(عن انس ؓ، بخاری، کتاب المناقب، بَابُ عَلاَمَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلاَمِ)

☆ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر کیلئے جس جگہ کا انتخاب فرمایا وہاں مشرکین کی قبریں تھیں نبی ﷺ کے حکم پر وہ قبریں کھود دی گئیں،

فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ

(عن انس بن مالک ؓ، بخاری، کتاب الصلاۃ، بَابٌ: هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الجَاهِلِيَّةِ، وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ)

ذرا غور فرمائیے کہ اگر عذاب قبر اسی زمینی قبر میں ہوتا ہے تو نبی ﷺ مشرکوں کی قبروں کو کیوں کھدواتے؟ اللہ کے دشمن امیہ بن خلف کے جسم کے ٹکڑوں کو کنوئیں میں نہ ڈلوا کر کیا اسے عذاب قبر سے بچا لیا؟ اور اسی طرح وہ مرتد بھی عذاب سے بچ گیا جسکے لاشے کو اسکی قبر نے باہر پھینک دیا! نبی ﷺ کے ان اعمال نے اس زمینی قبر کی حقیقت واضح کر دی کہ یہ صرف جسم چھپانے کے لئے ہے۔

قرآن وحدیث پر مبنی ان پوسٹس نے واضح کر دیا کہ

- مرتے ہیں انسان کی آخرت شروع اور اس کی روح جنت یا جہنم میں داخل کر دی جاتی ہے جہاں اس کی جزا و سزا اسی لمحے شروع ہو جاتی ہے۔
- جسم سے روح نکلتے ہی یہ انسانی جسم ہر قسم کے احساس سے بری ہو جاتا ہے، پھر رفتہ رفتہ سڑ گل کر مٹی بن جاتا ہے۔
- عذاب قبر عذاب الآخرۃ کا حصہ ہے اور یہ سب آسمانوں میں عالم برزخ میں ہوتا ہے۔
- قیامت کے دن یہ عذاب ختم اور پھر ان دنیاوی جسموں میں روح لوٹا کر اللہ تعالیٰ دوبارہ انہیں زندہ کر کے جنت یا جہنم میں داخل کریں گے اور پھر ان کے لئے کوئی موت نہیں۔